ایم حمید اللہ جمیل ایڈووکیٹ

شخصیت پرستی کا رجحان

پروردگارِ عالم نے انسان کو عقل وشعور اور فہم وادراک کی قوت دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ چنانچہ انسان پر لازم ہے کہ وہ عقلیت کا فائدہ اٹھائے تاکہ صحیح وغلط اور اچھائی وبرائی میں تمیز کر سکے۔ اگر وہ روزمرہ زندگی میں عقل وشعور کے استعمال سے گریز کرتا ہے تو درحقیقت وہ پروردگار کی عطا کی ہوئی اس نعمت کی ناقدری کرتا اور اپنی ذات کی آپ تضحیک کرتا ہے۔

ہماری زندگی میں مذہب اور سیاست کا بڑا عمل دخل ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ ان دونوں امور میں بالعموم لوگ شخصیت پرستی کا شکار ہیں۔ مذہبی دنیا میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اپنے اکابر کی کہی گئی بات کو حرفِ آخر، اُن کے بتائے ہوئے راستے کو سیدھی راہ اور اُن کے بنائے ہوئے اصول کو شریعت قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی حلقوں میں اکثریت ان کی ہے جو اپنی جماعت کے قائد کی ہر بات کو حتمی، ہر فیصلے کو قطعی درست اور ہر اقدام کو انتہائی دانش مندانہ قرار دیتے ہیں۔

ہماری ناقص رائے میں مذکورہ بالا رویہ انسانی فطرت سے متصادم اور عقل وفہم کے منافی ہے جس سے کئی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمارا مذہب تنگ نظری کی مذمت کرتا اور وسیع النظری کو پسند کرتا ہے۔ تحقیق وجستجو اور غور وفکر کی دعوت دیتا ہے' وہ چاہتا ہے کہ انسان اپنی جملہ صلاحیتوں اور ذہنی قوتوں کے استعمال سے مذہبی اصولوں اور تعلیمات پر غور کرے اور تدبر کے ذریعے سے صحیح رستے تک پہنچے اور اس کا یہ عمل دلیل وبرہان کی بنیاد پر استوار ہو۔ حضرات صحابہ کرام اور جلیل القدر فقہا کی تحقیق وجستجو کے نتیجے میں اکثر معاملات میں ان کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے جو اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ وہ حضرات اندھی تقلید یا شخصیت پرستی کے قائل نہ تھے بلکہ اپنی فہم وفراست کے ذریعے سے درست رائے تک پہنچنے کی سعی کرتے تھے مگر ہمارے ہاں رویہ اس کے برعکس ہے۔ ہماری مذہبی سرگرمیاں اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مساجد میں اپنے اپنے اکابر کے مسالک تک محدود ہیں جبکہ ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیے کہ ہم تمام فقہاء اور مذہبی قائدین کی آراء کا تقابلی جائزہ لے کر بنظر غائر مشاہدہ کے بعد درست رائے کا انتخاب کریں اور ان پر غور وفکر کرنا گوارا کریں' اپنی ذات پر کسی مخصوص فرقے یا شخصیت کی چھاپ نہ لگنے دیں۔ یہ رویہ اختیار کرنے سے مستحسن نتائج برآمد ہوں گے، انسان کی اپنی ذات علم ودانش اور تدبر کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوگی، فروعی تعصب کا خاتمہ اور فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی ہوگی اور ایک آزاد ماحول میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا موقع میسر آئے گا، امت مسلمہ میں تحقیق کا عمل زندہ ہوگا اور کسی ایک شخص کے افکار پر اکتفا

کر کے سکوت اختیار کرنے اور تدبر نہ کرنے کا عمل ختم ہوگا جبکہ شخصیت پرستی فرقہ واریت کو ہوا دیتی، فروعی مسائل پیدا کرتی اور امت کے باہمی تعلقات متاثر کرتی ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ فہم و فراست کسی میں کم ہوتی ہے اور کسی میں زیادہ اور کوئی اس وصف سے بالکل محروم ہوتا ہے۔ تاہم تعصّبات سے خود کو بچا کر اپنے علم اور فہم کے مطابق دین پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے اور شخصیت پرستی میں دیوانگی کی حد تک تجاوز کر جانا اور اندھی تقلید کرنا ایک بالغ نظر مسلمان کا شعار نہیں۔ دین میں ایسے جذباتی اور غیر عقلی رویے کی کوئی گنجائش نہیں۔

غور و فکر اور فہم کے استعمال کا رویہ اگر سیاسی سرگرمیوں میں بھی اختیار کیا جائے تو عوام میں دھڑے بندی، انتقام کی سیاست، تنازع اور ترک تعلق کا احتمال نہ رہے بلکہ شائستگی، حسن سلوک اور اچھے برے کی پہچان پیدا ہو۔ ہم نے اکثر پارٹی لیڈر کی حمایت میں سپورٹرز کو مخالفین سے باہم دست و گریباں ہوتے دیکھا ہے۔ خصوصاً انتخابات کے دنوں میں تو ایسی صورتحال اکثر دیکھنے میں آتی ہے، تو تکرار تک نوبت آنا اور گالی گلوچ کرنا سیاسی بیٹھکوں میں بالعموم نظر آتا ہے۔ جس طرح کسی پارٹی کے لیڈر پر بے بنیاد کیچڑ اچھالنا انتہائی ناشائستہ ہے' اسی طرح اپنے لیڈر کی تائید و حمایت میں مبالغہ آرائی سے کام لینا، اس کی خامیوں پر پردہ ڈالنا اور اس کی غلطیوں میں بھی اچھائی اور عوام دوستی کے پہلو نکالنا انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے۔ جھوٹی باتوں اور غلط اعداد و شمار کے ذریعے سے عوام کی برین واشنگ کرنا اور پارٹی کے لیے ووٹ مانگنا بڑا گناہ اور وطن دشمنی کی علامت ہے۔ اس خطرناک رجحان سے بچنے کے لیے عوام میں شعور کو بیدار کیا جانا بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے علم کی روشنی کے چراغ گھر گھر جلانے ہوں گے اور پاکستان کے ووٹرز کو باشعور بنانا ہوگا تاکہ شخصیت، مفاد اور موقع پرستوں کی چالوں سے نااہل اور بدعنوان افراد اقتدار کی کرسی پر براجمان نہ ہوسکیں۔

ہم جس شاندار اور عالمگیر مذہب کے نام لیوا ہیں' اس کی تعلیمات کے مطابق ہمیں صرف پروردگارِ عالم کی پرستش اور اُسوۂ رسول اکرم ﷺ کا اتباع زیب دیتا ہے۔ کائنات کی سب سے بڑی سچائی یہی ہے کہ تمام نقائص سے منزہ' تنقید سے مبرا اور تعریف و توصیف کے لائق اگر کوئی ہے تو وہ پروردگارِ عالم اور جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے سوا کوئی نہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تطہیر و تزکیہ خود نبی کریم ﷺ نے کیا۔ اُن کے ایمانِ کامل اور اطاعتِ کاملہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مؤمنین کاملین قرار دے کر اُن کی خطاؤں کو معاف فرما دیا۔ اس لیے یہ قدسی صفت جماعت بھی تنقید سے مُبرا ہے۔

☆......☆......☆